مردار حیات از عاتکہ ندیم

عید اسپیشل

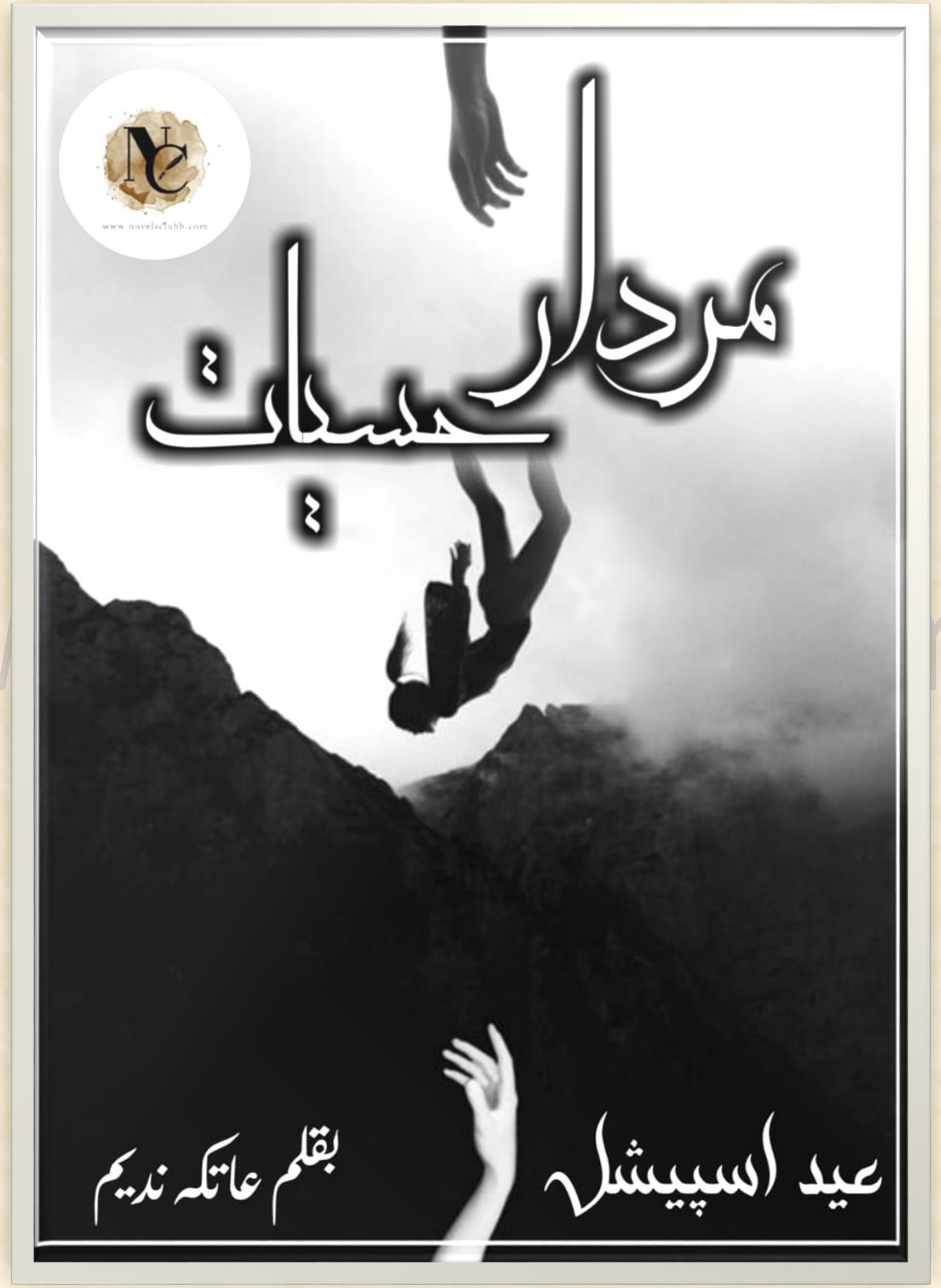

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مردار حیات

از عاتکہ ندیم

سویرے سویرے وہ جاگنگ کر کے لوٹا تو حویلی سناٹے میں ڈوبی تھی اس نے گیٹ سے داخل ہوتے ہی لان میں قدم بڑھائے بینچ پر بیٹھ کر پیر جاگرز سے آزاد کیے اور سبز گھاس پر چہل قدمی کرنے لگا، کھڑکی میں کھڑی نصیبہ نے اسے دیکھا تو کھل کر مسکرائی اور تیزی سے پلٹی

"نوال صاحبہ آپ کے شہزادے تشریف لے آئے اپنے مغربی اصول کے مطابق جاگنگ کر کے، اب ان کو جوس درکار ہو گا۔۔ جایئے پیش کیجئے۔۔" نوال جو کمبل کو جسم کے ساتھ بھینچے اے سی کی ٹھنڈک کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی کوفت سے بڑبڑائی

www.novelsclubb.com

"جا کر خود ہی پیش کرو ان نوابزادہ صاحب کو مجھ سے نہیں یہ نخرے اُٹھائے جاتے۔۔"

"ہیں؟؟ سچی میں چلی بھی جاؤں کی عبید بھائی کو دینے مجھے مسئلہ نہیں مگر تمھیں جانا چاہیئے۔۔"

"تم میرا سر کھانا بند کرو گی یا نہیں؟۔۔ جا کر جمیلہ (کام والی) سے کہہ دو وہ دے دے گی" نصیبہ مسکرائی

www.novelsclubb.com

"یعنی تم مجھے ڈائریکٹلی وہاں جانے سے روک رہی لیکن یاد رکھو جمیلہ بھی ایک حسین و جمیل دوشیزہ ہے، بلکہ پٹھان ہے آگے تم خود اندازہ کرلو۔۔" وہ اس کے سر ہوئی

"شرم کرو سیب (نام بگاڑا) کیا سوچ رکھتی ہو تم عبید بھائی کے لیے۔۔ اوف۔۔ اتنی اچھی نیند برباد کردی۔۔" وہ منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر جمائی روکتی ہوئی بولی

"بب بھائی؟۔۔کیا تم ہوش میں ہو۔۔نیولی۔۔اللہ" اس نے صدمے سے دل پر ہاتھ رکھا اور نوال کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس کا چہرہ سرخ ہو گیا

"تم کیا صبح صبح چخ چخ کر رہی ہو میر سر پر جاؤ یہاں سے۔۔" وہ چڑ گئی

"یار دیکھو۔۔تمھاری اس فضول کی بحث میں وہ کمرے میں چلے گئے ہونگے۔۔" نصیبہ نے کھڑکی کے قریب جاتے ہوئے کہا تو نوال بیڈ سے اُتری اور پیر پٹخ کر کمرے سے چلی گئی اور نصیبہ اپنی کامیابی پر جی بھر کر مسکرائی اب اسے یہاں کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

چند لمحوں بعد وہ جوس کا گلاس پکڑے لان میں آئی جہاں اب وہ بیٹھا ہوا تھا بینچ پر اور موبائل میں مصروف تھا، تنفس تیز تھا اور کان سرخ ہو رہے تھے، نصیبہ نے دیکھا کہ نوال جیسے اُٹھی تھی ویسے ہی بال بکھرے، نہ منہ دھویا نہ کپڑے بدلے ایسے ہی شکل لے کر اس کے قریب کھڑی تھی

"و۔و۔وہ یہ لیں جوس۔۔" وہ جھجکتے ہوئے بولی

"مانگا؟" وہ موبائل سے نظریں ہٹا کر سوالیہ ابرو اٹھا کر بولا، اور نوال کا دل کیا نصیبہ ہو تو اس کا گلا گھونٹ دے

"نہیں وہ وہ۔۔۔"

"کیا وہ وہ۔۔؟۔۔پتا نہیں کیسے کیسے ملازم رکھے ہیں انکل نے۔۔ بات کرنے کی تمیز نہ حلیے کا ڈھنگ۔۔" وہ ناگواری سے بولا اور سر سے لے پیر تک اس کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے بڑھے ہاتھ سے گلاس تھاما لیکن جیسے ہی نوال نے چھوڑا اس نے بھی چھوڑ دیا اور اوپر سے تماشا دیکھتی نصیبہ کا قہقہ بلند ہوا، جوس گھاس پر گرا اور نوال پہلے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑی دیکھتی رہی پھر جھکی گلاس اُٹھایا اور آنسو بھری بھرپور نگاہیں اس پر ڈالیں جو بہت دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا، وہ بہت بوجھل دل کے ساتھ پلٹی۔۔اس کے شہزادے نے اسے ملازمہ سمجھ لیا تھا۔۔اتنی ذلت۔۔وہ وہاں ہی لاؤنج مین میز پر گلاس چھوڑ کر اپنے مسکن پر آگئی جہاں وہ ہمیشہ دل ہلکا کرنے آتی تھی اور ڈھیروں سیال بہا کر جاتی تھی۔۔وہاں کا پتا پتا اس کے دکھوں کا گواہ تھا۔۔وہ وہاں بیٹھ کر روتی رہی رہی۔۔نصیبہ نے شام کو جب اس کی

www.novelsclubb.com

شکل دیکھی تو اسے منانے کی کوشش کی۔۔ لیکن وہ خفا ہی نہیں تھی اسے خفا ہونا ہی نہیں آتا تھا، نصیبہ سوچ رہی تھی کہ اگر نوال کی جگہ وہ ہوتی تو ضرور گلاس عبید کے منہ پر مار کر آتی۔۔

☆☆☆☆☆☆

راشد، رحیم اور ایثار تین بھائی تھے جن کے والدین گزرے سالوں میں وفات پا گئے تھے، تینوں بھائی ساتھ ہی ایک ہی پورشن میں رہتے تھے، رحیم بڑے بھائی تھے جن کے صرف دو بچے تھے، عبید اور ملائیکہ، راشد منجھلے تھے جن کے تین بچے تھے نصیبہ، ادیبہ اور عماد۔۔ جبکہ ایثار کی صرف ایک ہی بیٹی تھی نوال اور نوال کی ماں ایماا اس کی پیدائش کے کچھ عرصے بعد مہلک بیماری کی بنا پر وفات پا گئی تھیں

۔۔

نوال کے کزنز اس کو بہت پیار کرتے تھے لیکن وہ اپنی تائیوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی، تینوں بھائی مل کر شوگر ملز چلا رہے تھے بڑا کاروبار تھا، نوال کی ماں تو تھی

www.novelsclubb.com

نہیں باپ بھی گھر پر نہ ہوتا تو معصوم سی نوال تائیوں کے زیر عتاب آتی، تھی ہی اتنی معصوم۔۔ دونوں تایا اس سے محبت کرتے تھے لیکن وہ ان سے خوفزدہ رہتی تھی، بڑے تایا رحیم نے اس کا نکاح بچپن میں ہی اپنے بڑے بیٹے عبید کے ساتھ کر دیا تھا۔۔ جو ہائر ایجوکیشن کے لیے امریکہ چلا گیا تھا۔۔ اپنے انتظار میں ایک معصوم پری کو چھوڑ کر۔۔ بڑی تائی سائرہ کو یہ بندھن ذرا پسند نہ آیا۔۔ ہر لمحہ وہ اس وقت کو کوستی رہتیں جس وقت انہوں نے اس نکاح کی حامی بھری تھی اور نوال کو سینے سے لگا کر اپنی بیٹی بنایا تھا اور معصوم نوال تایا کے احسان سے یونیورسٹی تک پہنچ چکی تھی۔۔

یونیورسٹی سے آنے کے بعد بھی گدھوں کی طرح کاموں میں جتی رہتی۔۔ شام کو سارے لان میں بیٹھے خوشگوار ماحول میں چائے پی رہے ہوتے تو وہ کچن میں آگ کے سامنے جل رہی ہوتی، ایک لاوا تھا جو اس کے اندر پک رہا تھا۔۔ جس دن وہ پھٹتا بہت نقصان ہوتا۔۔ اسے اپنے باپ کا دکھ ہوتا کہ وہ اس کی طرف متعلق توجہ نہیں کرتے تھے اپنے آپ میں اپنے کام مین مگن رہتے۔۔ جیسے کسی یتیم کو گود لے

www.novelsclubb.com

کر گھر میں پال رہے ہوں ایسی حیثیت تھی اس کی شاید اس سے بھی بری۔۔ سارا وقت رو رو کر اپنی ماں کو یاد کرتی رہتی۔۔ ایک اداسی تھی اس کا چہرہ اسی اداسی کی آماجگاہ بن چکا تھا۔۔ ہنسنا جیسے وہ بھول ہی چکی تھی۔۔ حسین اتنی تھی کہ اپنی ساری کزنوں میں وہ بیٹھی ہوتی تو سب سے منفرد اور باوقار لگتی تھی، سہمتی نہیں تھی۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک نگاہ دیکھ لیتی۔ ٹھنڈی نگاہ اور مقابل کے لیے اس کو سمجھنے کے لیے وہ نگاہ کافی ہوتی تھی۔۔ جیسی نگاہ سے اس نے پلٹتے وقت عبید کو نوازا تھا۔۔ وہ کئی لمحے حیرت زدہ سا اس نگاہ کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔۔ کوئی گلہ تھا۔۔ زخمی پن تھا اس کی نگاہ میں یا کوئی سوال تھا۔۔ وہ سمجھ نہ سکا

☆☆☆☆☆☆

ساری رات وہ تکیے میں منہ چھپائے سسکتی رہی صبح اس کو تیز بخار تھا، تیز بخار کے باوجود وہ ٹوٹتے بدن کے ساتھ اُٹھی اور کچن میں گئی اور کاموں میں جت گئی، ساڑھے نو بجے اسے بھی یونیورسٹی جانا تھا وہ چپ چاپ کاموں میں لگی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے نیولی۔۔ تم ہٹو میں کر دیتی ہوں تم جاؤ پاپا بلا رہے ہیں تمھیں ٹیبل پر۔۔"

نصیبہ نے اسے شانے سے پکڑ کر ایک طرف کیا اور خود ملازمہ کے ساتھ ناشتا بنانے لگی، وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی

"ارے یار جاؤ نا تمھارا انتظار ہو رہا ہے۔۔ اور سنو شام کو عید کی شاپنگ کے لیے چلیں گے اوکے تیار رہنا۔۔" وہ پرُجوش سی ہو کر بولی

"میرے پاس بہت سے کپڑے ہیں میں اور نہیں خریدوں گی۔۔" وہ جانتی تھی اگر اس نے حامی بھر لی تو سائرہ نے اسے بہت ذلیل کرنا ہے، اس کا باپ بھی تو برابر کا کماتا تھا، اس کا بھی اتنا ہی حق تھا جتنا باقی سب کا تھا، لیکن جب احساس مر جائے تو حسیات بھی مر جاتی ہیں

"چپ کرو۔ ویسے ہی نہ بولا کرو عید پر نئے کپرے ہوتے ہیں۔۔" نصیبہ پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے بولی، نوال خاموش ہو گئی وہ جانتی تھی، سائرہ کے آگے نصیبہ کی بھی نہیں چلنے لگی کیوں کے اُسکی اپنی ماں بھی اُنہیں کے ہم خیال تھیں

www.novelsclubb.com

۔۔۔نوال کو دکھ تھا تو اپنے باپ کا تھا جس نے کبھی بلا کر یہ نہیں پوچھا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟؟۔۔وہ چپ چاپ کچن سے باہر آگئی اور اپنے عارضی مسکن کی طرف بڑھی وہ ایک اسٹور روم تھا جس کے ساتھ ایک تنگ سی گیلری تھی بوسیدہ سی گیلری تھی جو استعمال میں نہیں تھی اس گیلری میں ایک پیاری سی کرسی رکھی تھی، ریلنگ پر بیلیں چڑھی تھیں جنہوں نے سڑک سے گزرنے والوں کو گیلری کے مناظر دیکھنے کی اجازت کبھی نہیں دی، یہاں یہ چھوئی موئی سی لڑکی اپنا دل ہلکا کرتی، چائے کے مگ کے نشان تھے ریلنگ پر جیسے کوئی بہت باقاعدگی سے بیٹھتا ہو اور چائے کا مگ یہاں رکھتا ہو۔۔ننھے ننھے پودے بھی ایک سیمنٹ کی کیاری میں رکھے تھے اس گیلری کو نوال نے خود سنوارا تھا۔

اس نے دیکھا کہ نیچے گاڑی پر ایثار روانہ ہو رہے تھے، بیلوں کی درز سے جھانکتی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے، وہ ان کو دور سے ہی دیکھ سکتی تھی

(کیا کبھی پاپا نے محسوس نہیں کیا ہو گا کہ ان کی بیٹی کو ان کی ضرورت ہے) اس نے گیلی سانس اندر کھینچتے ہوئے سوچا، اس کا سر درد سے چکرا رہا تھا اور ابھی اسے

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے لیے بھی تیار ہونا تھا، بھر سوچا کہ تاوٗر حیم نے بلایا تھا ان کی بات سن لے۔۔اُٹھی تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تیزی سے دیوار کو تھام کر خود کو سہارا دیا۔۔جب آنکھوں کے سامنے سے دھندلاہٹ چھٹی تو اندر گئی، اسٹور روم میں زیادہ گرد تھی وہ زیادہ استعمال نہیں ہوتا تھا، نیچے والا اسٹور روم زیادہ استعمال ہوتا تھا

وہ جس وقت لاؤنج میں پہنچی ڈائننگ پر صرف عماد اور عبید تھے، عماد نے اسے دیکھا تو کھنگارا اور ہلکا سا مسکرایا پھر عبید کا ہاتھ تھپک کر 'ایکسکیوزمی' کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا، اس نے عبید کو نظرانداز کیا اور تاوٗر حیم کو جو نہ پایا واپس جانے کو پلٹی تو اس نے پکارا

"سنو لڑکی۔۔" وہ رُکی اور پلٹی اس کے ہاتھ میں کرنسی تھی وہ اس کی طرف بڑھا رہا تھا اس نے حیرت سے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا

www.novelsclubb.com

"عید ہے تم اپنے لیے کپڑے لے لینا۔۔پتا نہیں رحیم انکل ملازموں کو۔۔"نوال کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہوا

(پاپا یہ اوقات کر دی ہے آپ نے اپنی بیٹی کی۔اپنی گڑیا کی۔۔)اس کی آنکھوں میں آنسو آئے پھر اس نے ان آنسوؤں کو اندر اتارا اور 'نہیں شکریہ' کہہ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی، صحیح تو کہہ رہا تھا، ملازمہ ہی تو تھی وہ وہ کیوں اس کی بات کا انکار کرتی اس کی حیثیت اتنی ہی تھی اس گھر میں اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ چکرا کر لڑکھڑائی اور دلخراش چیخ کے ساتھ وہ پھر آخری سیڑھی پر پہنچ گئی، وہ جو دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا چونک کر پلٹا

"آئے ہائے کیا موت بڑی ہے اس لڑکی کو۔۔"سائرہ کی آواز اس نے حواسوں کو سلانے سے پہلے سنی اور پھر اندھیرا چھا گیا

"نوال نوال۔۔کیا تم ٹھیک ہو۔۔"نصیبہ اور ادیبہ دوڑتی ہوئی آئیں اور اس کے منہ سے 'نوال' سن کر عبید کا منہ کھل گیا پھر بے اختیار ہونٹ بھینچے، اس کے وہم و گمان

www.novelsclubb.com

میں بھی نہیں تھا اس نے نوال کو بہت چھوٹا دیکھا تھا اس کی منکوحہ اتنی بڑی ہو گئی تھی، وہ اس کو دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا اور۔۔اور۔۔وہ بے یقین تھا

اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا اور پیشانی پر چوٹ آئی تھی اور اس کا پاؤں بھی موچ کھا گیا تھا۔۔دوپہر کو جب وہ ہوش میں آئی تو نصیبہ اس کے پاس تھی جب کے عماد سامنے صوفے پر بیٹھا تھا۔

"ویسے نوال ایکٹنگ تو کمال کی کرتی ہو۔۔اب وہ اتنا بھی حسین نہیں کہ تم دیکھ کر بے ہوش ہو گئیں۔۔"نوال کا چہرہ سرخ ہو گیا

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ عماد۔۔"نصیبہ نے نوال کا سرخ نقاہت زدہ چہرہ دیکھتے ہوئے عماد کو ڈانٹا اور وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنسا

"پاپا۔۔؟"بے اختیار اس کے منہ سے نکلا

"وہ سب تو شاپنگ کے لیے گئے، ہم تمھارے لیے رک گئے تھے"عماد نے کہا

(اتنی بے قدری۔۔اتنی۔۔پاپا۔۔میں تو آپکی گڑیا ہوا کرتی تھی۔۔)احساس ہتک سے اس کی آنکھوں میں جلن ہوئی لاوا تکلیف دے رہا تھا، جلا رہا تھا اندر سے۔۔ آنکھوں کے کناروں سے آنسو گرے اور تکیے میں جذب ہو گئے۔

"میرا فون کہاں ہے۔۔اوہ آج پریزینٹیشن تھی۔۔"وہ اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے ہاتھ مار کر اپنا فون تلاش کرنے لگی

"پیاری بہن کونسی پریزنٹیشن۔۔ عید کے لیے آف ہے یونیورسٹی۔۔۔"وہ اس کا گرم ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی

"اُفف۔۔۔"نوال نے سر ہاتھوں میں گرایا

"لیڈیز تم لوگ میرا ویٹ کرو میں پزا آرڈر کروا کر آتا ہوں، پارٹی کریں گے۔۔" عماد اُٹھتے ہوئے بولا

"ہاں ضرور لیکن۔۔"عماد نے بات کاٹی

www.novelsclubb.com

"واللہ میں خود اپنی جیب سے لاؤں گا تم سے ایک روپیہ بھی نہیں لوں گا۔۔۔"

وہ انگلی اُٹھا کر بولا تو نصیبہ نے ٹھنڈی سانس خارج کی جیسے شکر پڑھا ہو

"کنجوس عورتیں۔۔" وہ تبصرہ کر کے کمرے سے چلا گیا تو نوال پھر سے سر تکیے پر رکھ کر لیت گئی اور سر تک لحاف اوڑھ لیا، نصیبہ بس ہونٹ کاٹتی اسے دیکھتی رہی

☆☆☆☆☆☆

وہ سوئی ہوئی تھی جب کسی نے اس کے اوپر سے لحاف ہٹایا اس کی گلابی آنکھیں نظر آئیں، ٹوٹی نیند کا اثر لیے وہ خود کو دیکھتے وجود کو ساکت نگاہوں سے دیکھ رہی تھی، پھر اس کے قریب کھڑے وجود نے اس کی آنکھوں سے دو موتی گرتے دیکھے اور اسے گلے پر سے بہہ کر تکیے میں جزب ہو گئے "پاپا۔۔" اس کے لبوں سے بے آواز بس یہی نکلا، انہوں نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا

"میری گڑیا خود کو کیوں اتنا بیمار کر لیا۔۔" وہ نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولے اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گئے تھے، نوال بے تحاشہ رونے لگی

www.novelsclubb.com

"آپکو یاد آ گئی پاپا کہ آپکی ایک گڑیا بھی تھی۔۔" وہ طنز سے بولی، وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگے

"میں تمھیں بھول سکتا ہو میری گڑیا تم ہی تو میری واحد اولاد ہو۔۔اور ہے ہی کون میرا۔۔'

"سب ہیں آپکے۔۔ سوائے میرے۔۔اگر میں آپکی ہوتی تو آپ ضرور میری خبر گیری کرتے۔۔ لیکن میں اس گھر میں ایک لے پالک یتیم والا کردار ادا کر رہی ہوں "وہ زخمی لہجے میں بولی

www.novelsclubb.com

"اچھا تو میری گڑیا خفا ہے؟" وہ ہلکا سا مسکرائے اس نے انہیں بے یقینی سے دیکھا کیا وہ اسکے پاپا تھے جو اسے 'میری گڑیا' کہا کرتے تھے، وہ چہرہ پھیر گئی

"دیکھو میں تمھارے لیے عید کا گفٹ لایا ہوں۔۔" وہ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے ان کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھے جو وہ اسے کھول کھول کر دیکھا رہے تھے۔

(کیا خاص بات ہے بابا۔۔آپ اتنا عرصہ کہاں تھے) اسے ان کا یہ رویہ ہضم نہ ہوا یا شاید وہ خواب دیکھ رہی تھی، بہر حال اسے اس حقیقت کو قبول کرنا ہی تھا، اس کے لیے یہی کافی تھا کہ اس کے پیارے پاپا اس کے لیے اس کے کمرے میں آئے ہیں

--

☆☆☆☆☆☆

چاندرات تھی اور مغرب کے بعد کا وقت تھا، تیز جھکڑ چل رہے تھے، نصیبہ ہاتھ مین موبائل پکڑے بے چینی سے لاؤنچ مین چکر لگا رہی تھی، تیز ہوا سے لاؤنچ کے فانوس لہرانے لگے کھڑکیاں زور زور سے بند اور کھلنے لگیں، نوال سیڑھیاں اترتی ہوئی آئی ہاتھ میں چائے کا خالی مگ تھا رکھ کر نصیبہ کو دیکھا

"نیولی۔۔اوپر جاؤ اسٹور کے ساتھ والے دونوں کمروں کی کھڑکیاں کھلی ہیں بند کرو ساری مٹی اندر آئے گی اللہ اللہ۔۔"نصیبہ وہاں سے ہی چلائی اور نوال چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر سر جھکا کر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایک کمرے میں داخل ہوئی اس کی تو کھڑکیاں بند تھیں وہ حیرت سے باہر آئی،

دوسرے کمرے میں داخل ہوئی تو اس کی واقعی کھلی ہوئی تھیں لیکن کسی احساس کے تحت پلٹی وہ صوفے پر بیٹھا تھا جا گرز والے پاؤں بڑے مغرورانہ انداز میں میز پر رکھے تھے،اور اس پر نظریں جمائے ہوئے تھا،موبائل کی اسکرین اس کی چہرے کو چمکا رہی تھی،وہ بوکھلا گئی ایک نظر کھڑکی کو دیکھا پھر دروازے کو پھر اس کو۔۔

"آئی ایم سوری بب بھائی۔۔ مم میرا مطلب۔۔۔"اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اپھنسنے لگا اور صوفے پر بیٹھے شخص کو جیسے اس کے بھائی کہنے پر کرنٹ لگا ہو، تیزی سے اُٹھا

"کیا کہا۔۔؟"وہ حیرت سے بولا

"وہ۔۔و۔۔ مم میرا مطلب تھا۔۔"وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی اور تصور میں کہیں وہ نصیبہ کا قتل کر چکی تھی

www.novelsclubb.com

"مسز عبید۔۔آپکو اندازہ ہے آپ نے مجھے کس قدر تکلیف پہنچائی ہے؟"نوال نے گہری سانس لی(اوہ بالآخر تعارف ہو ہی گیا)

"اور آپ نے جو پہنچائی؟"وہ سر گھما کر دھیمے پڑتے جھکڑوں کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ لب کاٹ کر رہ گیا

"میں اس کے لیے ایکسکیوز کر سکتا ہوں، لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے میری کوریکشن کیوں نہیں کی کہ تم وہ نہیں ہو جو میں سمجھ رہا ہوں بلکہ تم میری منکوحہ، میری بیوی نوال ہو۔۔"وہ حیرت سے بولا"آئی سوری میں سو کر اُٹھی تھی اور اسی کنڈیشن میں ہی آئی تھی آپکو جوس دینے لیکن عبید سوری ٹو سے لیکن میری اس گھر میں یہی حیثیت ہے سو میرا کام نہیں بنتا تھا کہ آپکو آر گیو کروں۔۔"وہ آہستگی سے بھیگے لہجے میں اس سے شکایت کرنے لگی جو اس کا شوہر تھا۔۔شاید اسکا واحد ہمدرد"تمھیں پتا ہے میں امریکہ میں اتنا عرصہ اس ننھی سی معصوم نازک سی پری کا نقشہ لیے گھومتا رہا اور اسی سے محبت کرتا رہا۔جس سے آٹھ سال پہلے میرا

نکاح ہوا تھا۔اب مجھے کیا معلوم تھا کہ میری ننھی سی نوال اتنی خوبصورت شہزادی بن گئی ہے۔۔"وہ دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہا تھا

"سائرہ تائی مجھے پسند نہیں کرتیں عبید۔۔"اس کے مسئلے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے ،اور نوال نے اسکو اپنا دل دکھانے کے لیے معاف کر دیا تھا

دل دکھ گیا تو کیا

ہماری تو تمام خوشیاں عارضی ہیں

www.novelsclubb.com

خوش رہو تم ہمارا کیا

گزر ہی جائے گی یہ بھی سسکتے سسکتے

بچپن تو گیا ہی کیا

لڑکپن سے لڑتے لڑتے

جوانی کو چھوا ایذائیں سہتے سہتے

تم خرید سکو تو خرید لو

ہمارے تمام خواب ہی برائے فروخت ہیں

"تمھارا تعلق مجھ سے ہونا چاہیئے سائرہ تائی سے نہیں سمجھیں۔۔؟اور خبر دار یہ آنسو۔۔"اس نے اس کے آنسو پوروں پر چنے، نوال نے بھیگی پلکوں سے کھڑکی کے پار بالکل پتلے، نئے پیدا ہوئے چاند کو دیکھا

"ہم امریکہ چلے جائیں گے۔۔مجھے جاب آفر ہے عزیزی۔پھر میں اور تم بسس۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا

www.novelsclubb.com

"لیکن۔۔"اس نے کہنا چاہا

"لیکن یہ کہ تم وہ پہلی شخص ہو جس کو میں یہ خبر سنا رہا ہوں۔۔ڈیئر وائف۔۔"وہ اس کے ہاتھ تھامے ہوئے تھا اور اس کے ہمراہ چاند کو دیکھ رہا تھا

"دیکھو چاند نے بھی محسوس کر لیا۔۔اب تم ادھوری نہیں ہو۔۔تم ملازمہ بھی نہیں ہو۔۔تم کوئی کام نہیں کرو گی۔۔میں ادھر ہی ہوں کوئی بھی تم پر جبر نہیں

کرے گا۔۔ میں اندھا نہیں ہوں نوال میں سب دیکھتا ہوں۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا

"اور یہ دیکھو تمھارا عید کا گفٹ۔۔" وہ بیڈ پر رکھے شاپنگ بیگ اٹھا کر بولا

"اونہوں۔۔ میں صدقہ نہیں لیتی۔۔" وہ نروٹھے پن سے بولی تو وہ ہنس دیا

"یہ صدقہ نہیں ہے میری پیاری وائف۔۔ یہ ہدیہ ہے۔۔ یو نو۔۔ گفٹ۔۔ اور تم مجھے اب اُس غلط فہمی کے لیے معاف کر دو۔۔" وہ دراز قد نوجوان دونوں کان پکڑ کر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا اور نوال کھلکھلا کر ہنس دی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

"ہنستی رہا کرو زیادہ پیاری لگتی ہو۔۔" وہ اُٹھ کر مسکرا کر جینز جھاڑتے ہوئے بولا اور نو وارد چاند بھی مسکرایا، سب کچھ اچھا ہو گیا تھا، یہ عید ان کے لیے خوشیاں لائی تھی ،احساس زندہ ہوا تو مردار حسیات میں بھی نئی روح آ گئی، پاپا نے اپنی گڑیا دل بھی صاف کر دیا اور شہزادے نے ننھی پری کو اپنا یا تھا سب کو للکار کر۔۔۔ اب اگلا سفر

www.novelsclubb.com

تھا دونوں کا سات سمندر پار کا۔۔کون روک سکتا تھا اس شہزادے کو کہ جس نے
ببانگ دہل ننھی پری سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com